چودھواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز سوموار 12 اکتوبر 2009

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

لاہور شہر میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

***280: میاں نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کل کتنے آؤٹ لٹس ہیں اور یہ کس کس مقام پر واقع ہیں؟

(ب) لاہور شہر میں موجود سیوریج کے کتنے نالے موجود ہیں یہ کس کس جگہ سے گزر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض نالوں کے اوپر لینٹرڈالا گیا ہے اور بعض کھلے ہیں علیحٰدہ علیحٰدہ تعداد بتائی جائے؟

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے نالوں کی کل لمبائی کیا ہے؟

(ہ) کیا موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی ضرورت کو صحیح طریقے سے پورا کر رہے ہیں؟

(و) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کون کون سے منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں، ان سے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 مئی 2008 تاریخ ترسیل 31 مئی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے 14 آؤٹ لٹس موجود ہیں اور یہ مندرجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں-

1-محمود بوٹی	2-شاد باغ
3-کھوکھر روڈ	4-فرخ آباد
5-مین آؤٹ فال روڈ نمبر 1	6-مین آؤٹ فال روڈ نمبر 2
7-مین آؤٹ فال روڈ نمبر 3	8-گلشن راوی
9-ملتان روڈ	10-ماڈل ٹاؤن (ایل ایم پی بلاک)
11-نشتر ٹاؤن	12-شوکت خانم جوہر ٹاؤن
13-شاہدرہ ٹاؤن	14-فارسٹ کالونی

(ب) لاہور شہر میں مندرجہ ذیل بڑے نالے گزرتے ہیں-

1-کینٹ ڈرین (میاں میر ڈرین)	2-سنٹر ڈرین
3-ستوکتلہ ڈرین	4-سکھ نہر ڈرین
5-گجر پورہ ڈرین	6-ہڈیارہ ڈرین
7-سر کلر روڈ ڈرین	8-والڈ سٹی ڈرین
9-چھوٹا راوی ڈرین	10-علامہ اقبال ٹاؤن ڈرین
11-لکشمی ڈرین	

(ج) شہر کے اندر بڑے نالے (Primary Drains) اوپن ہیں اور شہر کے گلی محلوں کے چھوٹے نالے کورڈ (covered) ہیں-

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے بڑے نالوں کی کل لمبائی 212 کلو میٹر ہے-

(ہ) موجودہ سیوریج سسٹم لاہور کے شہریوں کے لئے کافی ہے- شہر کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ سسٹم کو بڑھایا جا رہا ہے-

(و)لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے جو منصوبہ زیر غور ہے اس میں 88 سکیمیں شامل ہیں اور اس منصوبہ کی لاگت تقریباً 703 ملین روپے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2008)

بحریہ ٹاؤن کی طرف سے لاہور میں عوام الناس کو پلاٹ فراہم کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*696: میاں نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بحریہ ٹاؤن پرائیویٹ لمیٹڈ نے عوامی ولاز کے نام پر ایک رہائشی سکیم شروع کی اور عوام الناس کو پانچ لاکھ روپے میں مکمل گھر بنا کر عرصہ دو سال میں دینے کا وعدہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ گھر لاہور میں فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ گھر لاہور کی بجائے رائیونڈ میں دیئے جانے کا امکان ہے نیز عرصہ دو سال گزر جانے کے باوجود اس سکیم پر کوئی ایک گھر بھی نہیں بنا اور یہ سکیم لاہور ٹھوکر نیاز بیگ سے بیس کلو میٹر کے فاصلے پر لانچ کی جا رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے مالکان نے عوام الناس سے تمام اقساط وصول کر لی تھیں جس کی کل رقم پانچ لاکھ روپے ہے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکیم کو مقررہ وقت میں مکمل نہ کرنے اور لوگوں کو وقت پر گھر فراہم نہ کرنے اور دھوکہ دہی سے لاہور کی بجائے رائیونڈ میں سکیم بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2008 تاریخ ترسیل 12 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) بحریہ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم (عوامی ولاز) محکمہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہے البتہ ایل ڈی اے نے بحریہ ٹاؤن کی دو عدد سکیمیں منظور کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- بحریہ ٹاؤن سیکٹر اے (موضع مراکہ اور جلیانہ) منظور شدہ 1998 رقبہ 684.90 کنال

2- بحریہ ٹاؤن موضع پاجی رائے ونڈ روڈ لاہور منظور شدہ 2007 رقبہ 446.10 کنال

ایل ڈی اے نے اس وقت لوگوں کی رہنمائی کے لئے بحریہ ٹاؤن کی منظور شدہ اور غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں اشتہار بھی دیا تھا جو تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) تفصیلاً جواب جزو الف میں دیا جا چکا ہے۔

(ج)۔ایضاً۔

(د)۔ایضاً۔

(ہ) ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اپریل 2009)

لاہور۔علی پارک، محمود پارک یو سی 37 میں سیوریج و سولنگ کے مسائل

*823: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور یو سی 37 پی پی 144 میں علی پارک، محمود پارک کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، سیوریج بند پڑا ہے گلیوں میں گندا پانی کھڑا ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ علی پارک اور محمود پارک کی مین گلیوں کے پائپ لائن سیوریج چھوٹے ہیں جبکہ پانی زیادہ ہے وہ بھی کوڑاکرکٹ، گاروغیرہ سے بھر جاتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیاحکومت علی پارک یو سی 37، محمود پارک گلی نمبر 35ڈی کی مین گلیوں کے سیوریج کامسئلہ حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20جون 2008 تاریخ ترسیل 19جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور یوسی 37 پی پی 144 میں علی پارک اور محمود پارک کی گلیوں میں سیور بند ہونے کی شکایت اکثر آتی رہتی ہے۔جس کی وجہ سے گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) سیور کا سائز رہائشی ضرورت کے مطابق کافی ہے۔لیکن علاقہ میں غیر قانونی انڈسٹری کے قیام کی وجہ سے استعمال شدہ پانی کی مقدار زیادہ ہو گئی ہے۔جسے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ڈرینوں کے ذریعے نکالا گیا تھا جو کہ وقت کے ساتھ تجاوزات کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں اور اس کا دباؤ بھی واسا سیور پر پڑ گیا ہے۔

(ج) محکمہ واسا بند روڈ دروغہ والا تا محمود بوٹی پر 72 انچ قطر کی سیور لائن لگانے کا منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس سلسلے میں 847 ملین مالیت کا پی سی 1 بنایا گیا ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد مذکورہ آبادیوں کا سیور اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور مسئلہ کلی طور پر حل ہو جائے گا۔وقتی طور پر سیور کی صفائی کر کے پانی رواں رکھا جارہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2اکتوبر 2008)</u>

<u>لاہور۔محمد دین کالونی باغبانپورہ میں سیوریج کے مسائل</u>

***824:** <u>**جناب وسیم قادر:**</u> کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد دین کالونی باغبانپورہ پی پی 144 کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام بھی نکارہ ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد دین کالونی باغبانپورہ کی گلیوں کی تعمیر کے لئے فنڈ منظور ہوا، لیکن گلیاں تعمیر نہ کی گئیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ انتظامیہ محمد دین کالونی کی گلیوں کی تعمیر کرنے اور سیوریج کا نظام درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20جون 2008 تاریخ ترسیل 19جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا کے متعلقہ نہیں ہے۔گلیوں کی مرمت اور دیکھ بھال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ذمہ داری ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ سیوریج کا نظام بھی ناکارہ ہو چکا ہے۔محمد دین کالونی کی جن گلیوں میں سیور موجود ہے وہ بالکل درست حالت میں ہے۔کبھی کبھی سیور بند ہونے کی شکایت آتی ہے جو کہ بروقت عملہ بھیج کر درست کر دی جاتی ہے۔

(ج)واسا کے متعلقہ نہیں ہے-گلیوں کی مرمت اور دیکھ بھال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ذمہ داری ہے-متعلقہ حکام بہتر بتا سکتے ہیں-

(د)محمد دین کالونی میں لگا ہوا سیور درست کام کر رہا ہے اس لئے اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے-

(تاریخ وصولی جواب 2 اکتوبر 2008)

غازی آباد لاہور کینٹ میں پارک بنانے کا مسئلہ

*1037: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی آباد لاہور کینٹ کے علاقہ میں کوئی پارک نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ میں بے شمار سرکاری جگہوں پر قبضہ گروپ مافیا نے سابقہ دور میں قبضہ جمالیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان سرکاری جگہوں کو واگزار کروا کے علاقے کیلئے پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 7 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 16 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ غازی آباد میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا کوئی پارک نہیں ہے اس لئے غازی آباد میں پی ایچ اے کا کوئی سٹاف بھی موجود نہیں ہے-

(ب) چونکہ غازی آباد میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا کوئی پارک نہیں ہے اس لئے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کو قبضہ گروپ مافیا کے متعلق علم نہیں ہے-

(ج) پنجاب حکومت کے حکم پر غازی آباد میں دو خالی جگہ پر پارک جلد ہی بنائے جا رہے ہیں جن کا PC-1 منظور ہو چکا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 2 جنوری 2009)

واٹر یوزر کمیٹی بنانے کا طریقہ کار و دیگر تفصیلات

*1422: میاں محمد شفیق ارائیں: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واٹر یوزر کمیٹی بنانے کا کیا طریقہ کار ہے، واٹر یوزر کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہوتی ہے، کمیٹی کی کتنی میعاد ہوتی ہے؟

(ب) اگر کمیٹی صحیح کام نہ کر رہی ہو اسے ختم کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟

(ج) اگر کمیٹی کے خلاف لوگوں کو شکایات ہوں تو کس سے رجوع کیا جائے، اگر کمیٹی کو معاملات ٹھیک رکھنے کیلئے کسی ادارہ کی مدد درکار ہو تو اس کا طریقہ کار کیا ہے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 24 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) گاؤں کے لوگوں کی موجودگی میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر، ایس ڈی او واٹر یوزر کمیٹی بناتے ہیں-بنانے کا طریقہ گاؤں کے لوگوں کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے-متفقہ طور پر بھی کمیٹی معرض وجود میں آجاتی ہے اور بعض دفعہ حاضرین کی موجودگی میں کمیٹی کا

چناؤ بھی کیا جاتا ہے۔ کمیٹی سات یا دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔واٹر یوزر کمیٹی کا چناؤ ایک سال کی مدت کے لئے کیا جاتا ہے جو کہ لوگوں کی مرضی سے اور جنرل باڈی کی منظوری سے عرصہ بڑھ بھی سکتا ہے۔

(ب)اگر یوزر کمیٹی صحیح کام نہ کر رہی ہو تو صارفین ڈی سی او صاحب یا متعلقہ محکمہ کو واٹر یوزر کمیٹی کی Reformation کے لئے درخواست دے سکتے ہیں جس کی بنیاد پر ایکسین صاحب متعلقہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر کو حکم صادر کرتے ہیں کہ وہ متعلقہ ایس ڈی او کے ساتھ مل کر کمیٹی دوبارہ بنائی جائے وہ متفقہ بھی ہو سکتی ہے اور الیکشن کے بعد بھی وجود میں آ سکتی ہے۔

(ج)اگر لوگوں کو کمیٹی کے خلاف شکایت ہو تو متعلقہ پی ایچ ای،ایکسین سے رجوع کیا جاتا ہے۔اگر کمیٹی کو معاملات ٹھیک رکھنے میں دشواری پیش آ رہی ہے تو متعلقہ PHE CDO، XEN یا DCO سے رجوع کیا جا سکتا ہے ویسے واٹر یوزر کمیٹی کو قانونی اختیارات دینے کے لئے پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ ایک لیگل فریم ورک پر کام کر رہا ہے جو جلد ہی پاس کروا کر لاگو کیا جائے گا تاکہ واٹر یوزر کمیٹی کو قانونی اختیار حاصل ہو کہ وہ اپنے معاملات احسن طریقہ سے چلا سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 جنوری 2009)

ڈی جی، ایم ڈی اے کی بے قاعدگیاں

*1465: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی، ایم ڈی اے نے ماسٹر پلان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گورنمنٹ سے ذاتی طور پر Relaxation لیکر اپنے کاروباری حصہ داروں رانا ہمایوں چوہدری، وسیم قریشی سے ملکر بوسن روڈ ابن قاسم اسلامک سینٹر کے سامنے سکیم منظور کروائی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھاد فیکٹری کے سامنے جوائے لینڈ بوعہ پور روڈ پر اقبال ٹاؤن کے نام پر 3 فیز کی کالونی منظور کی لیکن ایم ڈی اے کو کوئی فیس ادا نہ کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی ہر سکیم کی منظوری کے لئے قیمتی پلاٹس اور ہر پلازہ کی منظوری کے عوض قیمتی دوکانیں اپنے خاص لوگوں کے ذریعے ایڈوانس حاصل کرتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویسٹرن فورڈ سکیم، قاسم بیلہ سکیم، گرین فورٹ، گلشن مہر کالونی ایم ڈی اے آفیسر ٹاؤن، پنجاب سمال کالونی، یونیورسٹی ٹاؤن، پی آئی اے کالونی الغنی گیسٹ ہاؤس وغیرہ کے مالکان سے پلاٹس اور دوکانیں ایڈوانس حاصل کرنے کے بعد منظوری دی گئی؟

(ہ) کیا حکومت اس بارے میں انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2008 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے۔حقیقت یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ و رورل ڈویلپمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب لاہور کے نوٹیفیکیشن نمبری SO. Estate (LG)20-259/87(V-I) مورخہ 26-11-2005 کے مطابق 2509 ایکڑ رقبہ زرعی زون سے رہائشی زون میں تبدیل کیا گیا۔سفاری ٹاؤن لینڈ سب ڈویژن کا نقشہ 10.6 ایکڑ میں منظور کیا گیا۔لہذا ماسٹر پلان کی کوئی خلاف ورزی نہ کی گئی ہے، ماسٹر پلان میں تبدیلی گورنمنٹ کا استحقاق ہے۔ڈی جی، ایم ڈی اے کا کوئی اختیار نہ ہے لہذا یہ کہنا درست نہ ہے کہ سابق ڈی جی ایم ڈی اے نے ماسٹر پلان کی کوئی خلاف ورزی کی ہے۔

(ب)بوعہ پور روڈ پر لینڈ سب ڈویژن کے تین کیس ہیں، اقبال لینڈ سب ڈویژن، گلشن اقبال اور اقبال ایونیو، اقبال لینڈ سب ڈویژن کا نقشہ -/271300روپے فیس وصول کرنے کے بعد منظور کیا گیا ہے جب کہ دیگر دو لینڈ سب ڈویژن کا نقشہ منظوری کے مراحل میں ہے-تاہم مالک نے دونوں لینڈ سب ڈویژن کے لئے بالترتیب -/891300روپے اور -/668300روپے فیس ایم ڈی اے کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی ہے-لہذا یہ کہنا درست نہ ہے کہ ایم ڈی اے کو کوئی فیس ادا نہیں کی گئی-

(ج)الزام ذاتی نوعیت کا ہے-ریکارڈ سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی-سابق ڈی جی صاحب کے خلاف اس ضمن میں چیف منسٹر انسپکشن ٹیم ایک انکوائری کر رہی ہے-

(د)الزام ذاتی نوعیت کا ہے-ریکارڈ سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی-سابق ڈی جی صاحب کے خلاف اس ضمن میں چیف منسٹر انسپکشن ٹیم ایک انکوائری کر رہی ہے-

(ہ)چیف منسٹر انسپکشن ٹیم پہلے ہی انکوائری کر رہی ہے-ٹیم کی سفارشات کی روشنی میں وزیر اعلیٰ کے احکام پر عمل کیا جائیگا-

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2008)

ملتان، ایم ڈی اے میں بے قاعدگیاں

***1466**:جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی، ایم ڈی اے نے ایم ڈی اے کی سیلف سکیم انکم سے چار کروڑ روپے سالانہ ضلع ناظم ملتان کو خوش کرنے کے لئے دیئے؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ناظم کا ایم ڈی اے کالونیوں سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہے؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی، ایم ڈی اے نے ضلع ناظم کی ملی بھگت سے ایم ڈی اے کو بھاری نقصان پہنچایا؟

(د)کیا حکومت ان کے اس فراڈ کی انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2008 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)جی نہیں یہ درست نہیں ہے-سال 08-2007 کے بجٹ میں ایم ڈی اے نے پرانی ہاؤسنگ سکیموں کی ڈویلپمنٹ کی مد میں 40 ملین روپے مختص کئے تھے(منسلکہ الف)، اس رقم کے عوض 2007-11-13 کو 13 عدد سکیموں کی انتظامی منظوری دی گئی جن کی کل رقم 30 ملین روپے بنتی ہے-یہ رقم ایم ڈی اے کی حدود کے اندر ایم ڈی اے کے زیر انتظام ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی-بجٹ میں مختص شدہ اس رقم کی منظوری ایم ڈی اے کی گورننگ باڈی نے دی تھی جس میں حکومت پنجاب کے چار محکمہ جات HUD&PHE، LG& CD، Finance اور P & D کے نمائندگان شامل تھے-مذکورہ بالا 13 منصوبہ جات کی ایڈمنسٹریٹو اپروول ڈائریکٹر جنرل ایم ڈی اے نے جاری کی-اس طرح یہ رقم گورننگ باڈی آف ایم ڈی اے کی باقاعدہ منظوری کے بعد ایم ڈی اے کی منظور شدہ ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی گئی، لہذا یہ کہنا بعید از حقیقت ہے کہ سابق ڈائریکٹر جنرل، ایم ڈی اے نے یہ رقم ضلع ناظم کو خوش کرنے کے لئے دی تھی-

(ب)ضلع ناظم بلحاظ عہدہ چیئرمین ایم ڈی اے ہیں یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ضلعی حکومت کے سربراہ اور ایم ڈی اے کا چیئرمین ہونے کے باوجود ایم ڈی اے کی کالونیوں سے ان کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے-

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ سابق ڈائریکٹر جنرل ایم ڈی اے نے ضلع ناظم کی ملی بھگت سے ایم ڈی اے کو بھاری نقصان پہنچایا، مذکورہ بالا وضاحت کے پیش نظر ایم ڈی اے کی رقوم منظور شدہ سکیموں پر ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے لئے خرچ کی گئیں جس کا براہ راست تعلق عوام سے ہے اور یہ رقم ایم ڈی اے کی حدود میں مفاد عامہ کی سکیموں پر خرچ کی گئی۔

(د) الزام میں جس مبینہ فراڈ کی نشاندہی کی گئی ہے اس کے بارے میں چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم انکوائری کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جنوری 2009)

لاہور۔مغل پورہ پل نہر پر انڈر پاس کی تفصیلات

*1649: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مغل پورہ پل نہر پر انڈر پاس بنانے کا منصوبہ کس مرحلہ پر ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی لاگت کا تخمینہ بنایا گیا ہے؟

(ج) اس منصوبہ پر کام کب شروع ہونے کی امید ہے؟

(د) کیا حکومت ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے اس کام کو جلد از جلد شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) اس منصوبہ پر کام شروع ہو گیا ہے اور پائلنگ ورک اور گارڈز کی کنکریٹنگ پر کام ہو رہا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ شالامار "انٹرچینج" کا حصہ ہے جس میں فلائی اوور بھی شامل ہے اس کی کل لاگت 1950 ملین روپے ہے۔

(ج) اس منصوبہ پر یکم ستمبر 2008 سے کام شروع کیا گیا ہے۔

(د) جزو (ج) میں جواب درج کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 جنوری 2009)

فاطمہ جناح روڈ لاہور پر سیوریج کا مسئلہ

*1670: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فاطمہ جناح روڈ (کوئنز روڈ) لاہور پر "پلازہ چوک" اور "دی سالویشن آرمی ہیڈ کوارٹرز برائے پاکستان" کی بلڈنگ کے سامنے 12 مہینے گٹر کا گندا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) لاہور شہر کی اس مشہور و مصروف روڈ پر درج بالا دونوں مقامات پر گٹر کا گندا پانی کھڑا رہنے کی کیا وجہ ہے؟

(ج) کیا حکومت فاطمہ جناح روڈ (کوئنز روڈ) کے درج بالا مقامات پر سے گندے پانی کو مستقل طور پر ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 4 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 15 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ 12 مہینے گٹر کا پانی کھڑا رہتا ہے بلکہ صرف بارش کی صورت میں یہاں ڈپریشن (Depression) ہونے کی وجہ سے پانی کھڑا ہوتا ہے جس کو مشینوں کی مدد سے اٹھایا جاتا ہے۔دی سالویشن آرمی ہیڈ کوارٹرز برائے پاکستان کی بلڈنگ کا سیور بیٹھ گیا تھا جو انہوں نے ٹھیک کر لیا ہے۔مزید وہاں واسا نے وارث روڈ کی طرف "بائی پاس" سیور لگا کر مسئلہ حل کر دیا ہے۔ اب وہاں پانی کھڑا نہیں ہوتا۔

(ب) ایضا

(ج) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 30 جون 2009)

فیصل آباد شہر میں بغیر ڈھکنوں کے مین ہولز کی تفصیلات

***1729: محترمہ انجم صفدر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں گزشتہ 9 سالوں کے دوران واسا کے بغیر ڈھکنوں کے مین ہولز میں گرنے سے کتنے افراد ہلاک و مضروب ہوئے ان کے نام اور پتہ جات کیا ہیں؟

(ب) اس ضمن میں مذکورہ بالا عرصہ میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان کا کیا فیصلہ ہوا کیا محکمہ ہذا کی جانب سے مرحومین و مضروبین کے لواحقین کو کوئی معاوضہ دیا گیا، ان کے نام پتہ جات اور معاوضہ کی رقم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) فیصل آباد شہر میں اس وقت کتنے مین ہولز گٹر ڈھکنوں کے بغیر ہیں اور کیا حکومت اس ضمن میں کوئی انقلابی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کیا؟

(تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2008 تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) اب تک تین افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔نام اور پتے درج ذیل ہیں:-

1۔شان علی ولد علی احمد مکان نمبر 564 گلی نمبر 3 موتی مسجد والا بازار محلہ شریف پورہ فیصل آباد

2۔اسماعیل لاثانی ٹاؤن سرگودھا روڈ فیصل آباد

3۔مبشر بلال ولد افتخار الحسن 880 جی گلستان کالونی فیصل آباد

(ب) لواحقین نے کوئی مقدمہ درج نہیں کروایا۔ لواحقین کو کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا۔

(ج) قبل ازیں یہ ذمہ داری واسا پر تھی واسا نے پچھلے سالوں میں تقریباً دس ہزار مین ہول کورز تعمیر کروائے اور ضرورت کے مطابق خالی مین ہولز پر رکھوائے۔اس سال 09-2008 میں بھی واسا نے 600 مین ہول کورز تعمیر کروائے اور خالی مین ہولز پر رکھے ہیں۔لیکن لوکل گورنمنٹ / کمیونٹی ڈویلپمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب کے مراسلہ مورخہ 24-06-2008 کے مطابق ٹی ایم ایز کی حدود میں کھلے مین ہولز پر کورز رکھنا متعلقہ ٹاؤن / تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری ہے۔اس ضمن میں متعلقہ ڈی سی او اسکو سپروائز کرے گا اور اس پر عملدرآمد کو انشور کرے گا۔اس وقت تقریباً ایک ہزار پندرہ سو مین ہول کورز کی ضرورت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2008)

فیصل آباد شہر میں واٹر سپلائی کی تفصیلات

***1731: محترمہ انجم صفدر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی یونین کونسلز یا محلوں میں واٹر سپلائی کے پائپ ناکارہ یا اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں اور انہیں تبدیل نہیں کیا گیا، وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) فیصل آباد میں زیر زمین خراب پانی ہونے کی وجہ سے حکومت لوگوں کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) فیصل آباد شہر میں واسا کے زیر کنٹرول علاقہ جات (تقریباً 70 یونین کونسلز) میں واٹر سپلائی کے ناکارہ اور پرانے پائپوں کی تبدیلی کا کام جاری ہے اس سلسلہ میں 344 کلو میٹر لمبی لائنیں تبدیل کی جائیں گی۔ اب تک 169 کلو میٹر لائنیں تبدیل ہو چکی ہیں اور اس مالی سال کے اختتام تک باقی ماندہ پائپوں کی تبدیلی کا کام مکمل ہو جائے گا۔

(ب) چونکہ فیصل آباد کا زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے لہذا اس وقت لوگوں کو چنیوٹ ویل فیلڈ ایریا اور رکھ برانچ نہر کے کنارے لگے ٹیوب ویلز کے ذریعے پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:-

I- رکھ برانچ نہر پر مزید 12 عدد ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں جس سے 5mgd پانی کا اضافہ ہوگا۔

II- چنیوٹ ویل فیلڈ ایریا میں پرانے ٹیوب ویلز کی مشینری کو تبدیل کروایا جا رہا ہے جس سے پانی کی سپلائی بہتر ہو گی۔

III- جاپان کے تعاون سے جھنگ برانچ کینال پر 25 عدد ٹیوب ویلز لگائے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں JICA سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ یہ ٹیوب ویلز لگنے سے 20 mgd پانی کا اضافہ ہو گا۔

IV- پرانے جھال خانوآنہ واٹر ورکس کی Rehabilitation کا PC-I منظور ہو چکا ہے اور اس کو دوبارہ چالو کیا جائے گا۔ اس سے بھی 10 mgd پانی کا اضافہ ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2009)

لاہور۔امامیہ کالج دوبئی چوک کی زمین و دیگر تفصیلات

***1864: محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دوبئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن میں امامیہ کالج این جی او چلا رہی ہے؟

(ب) دوبئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن میں امامیہ کالج کو کس دور میں کتنی زمین الاٹ کی گئی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دوبئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن میں امامیہ کالج کا ہر سال آڈٹ کروایا جاتا ہے نیز سال وائز آڈٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 23 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے۔

(ب) انجمن امامیہ شادمان کالونی کو پلاٹ نمبر 32 سوک سنٹر ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن سکیم رقبہ تعدادی 8 کنال 16 مرلے 170 مربع فٹ مورخہ 01-07-1990 کو بحساب -/96000 روپے فی کنال الاٹ کیا گیا۔

(ج) متعلقہ ایل ڈی اے نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جنوری 2009)

ضلع لاہور میں پارکوں کی تفصیلات

***1893: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور کے کن کن باغوں اور پارکوں کو لاہور کینال سے سیراب کیا جاتا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنے پارک ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے تمام باغوں اور پارکوں میں سرکاری عملہ تعینات ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے متعدد پارکوں پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور اسے عوام کے استعمال میں نہیں آنے دیتے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے پارکوں کی صفائی کے لئے ڈیلی ویجز پر عملہ رکھا ہوا ہے؟

(تاریخ وصولی 27 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کے زیر کنٹرول گرین بیلٹ / پارک واقع بر لب نہر اور جیلانی پارک (ریس کورس پارک) کو کینال سے سیراب کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کے زیر کنٹرول کل 850 پارک ہیں اور محکمہ ہذا ان کی دیکھ بھال تسلی بخش طریقہ سے کر رہا ہے۔ ان پارکوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے کے زیر کنٹرول تمام پارکوں میں سرکاری عملہ تعینات ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ پی ایچ اے کے زیر کنٹرول کسی پارک میں ناجائز قبضہ ہے بلکہ عوام ان پارکوں سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے کے زیر کنٹرول پارکوں میں حسب ضرورت ڈیلی ویجز پر عملہ تعینات کیا ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

چھپڑ سٹاپ تا سمن آباد روڈ پر سیوریج کے مسائل

***2045: محترمہ آمنہ الفت:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور پر چھپڑ سٹاپ تا سمن آباد 12 مہینے گٹر کا گندا پانی کھڑا رہتا ہے جس سے عوام الناس شدید مضطرب ہے؟

(ب) کیا حکومت درج بالا روڈ پر سے گندے پانی کو مستقل طور پر ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 2 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ملتان روڈ لاہور پر چھپڑ سٹاپ تا سمن آباد 12 مہینے گٹر کا گندہ پانی کھڑا رہتا ہے- بلکہ یہاں واسا کا سیورتج سسٹم نہ ہے- صرف سی اینڈ ڈبلیو (C &W) ڈیپارٹمنٹ کی روڈ ڈرین ہے جو کبھی کبھار اوور فلو (Over Flow) ہو جاتی ہے اور گندے پانی کو مشین کے ذریعے اٹھا لیا جاتا ہے-

(ب) پنجاب حکومت ملتان روڈ کی دوبارہ تعمیر کر رہی ہے جس میں واسا کا ایریا ڈرینج شامل ہے- وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق سی اینڈ ڈبلیو (C & W) ڈیپارٹمنٹ اور مشاورتی فرم نیسپاک اس کے ڈیزائن (Design) پر کام کر رہے ہیں- ڈیزائن مکمل ہونے پر اس پر عمل درآمد شروع ہوگا اور اس منصوبہ کی تکمیل سے ملتان روڈ پر گندے پانی کے کھڑے ہونے کا مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جائے گا-

(تاریخ وصولی جواب 31 جنوری 2009)

لاہور- جوہر ٹاؤن لاہور میں گیارہ سو پلاٹوں کی الاٹمنٹس کی تفصیلات

***2155: محترمہ فرح دیبا:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں بیوہ کے لئے صرف 100 پلاٹ تھے جو صرف بیوہ کو الاٹ ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے کے افسران اور عملہ نے 1100 کے قریب پلاٹ بیوہ کوٹہ کے تحت مختلف افراد کو الاٹ کر دیئے جنھوں نے باقاعدہ پے منٹ کے بعد قبضہ کیا اور رجسٹری کروائی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مکانات کی تعمیر سے قبل ان لوگوں نے ایل ڈی اے سے باقاعدہ نقشہ جات منظور کروانے اور این او سی حاصل کرنے کے بعد ان پر مکانات تعمیر کئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 20 سال کے بعد ان 1100 پلاٹوں کے الاٹی حضرات کو غیر قانونی الاٹی قرار دیا جا رہا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان لوگوں کے احتجاج اور وزیر اعلیٰ کو درخواستیں دینے کے بعد وزیر اعلیٰ نے ایل ڈی اے کو ان 1100 الاٹی حضرات کو الاٹمنٹ آرڈر جاری کرنے کے لئے پالیسی بنانے کے احکامات جاری فرمائے تھے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے نے اپنی تجویز / سفارشات چیئرمین ایل ڈی اے کو ارسال کی ہیں مگر چیئرمین ایل ڈی اے اس سلسلہ میں کوئی میٹنگ کال نہیں کر رہے ہیں؟

(ز) کیا چیئرمین ایل ڈی اے اس سلسلہ میں میٹنگ کال کرنے اور متاثرہ افراد کو ان 1100 پلاٹوں کی الاٹمنٹ جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست نہ ہے-

(ب) درست نہ ہے-

(ج) ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق 46 پلاٹوں کے الاٹیوں نے منظوری نقشہ کے لئے درخواستیں دیں جو منظور کر دی گئیں منظور کردہ نقشہ جات کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے ایل ڈی اے نے اپنے ڈائریکٹر پبلک ریلیشن کو سکروٹنی کرنے اور انکوائری کرنے کے لئے مقرر کیا تھا جنہوں نے اپنی سفارشات انکوائری مکمل کرنے کے بعد اتھارٹی کو بھجوائی تھیں جنہیں فیصلہ کے بعد اتھارٹی نے کیس نیب کو بھجوادیا تھا فیصلہ اتھارٹی تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ز) اتھارٹی میں کئے گئے فیصلے کے مطابق انکوائری کے لئے کیس نیب اتھارٹیز کو بھیجا جاچکا ہے چٹھی تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2009)

ایل ڈی اے میں کمرشلائزیشن فیس کی تفصیلات

***2159: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے ڈیڑھ سال سے رہائشی زمینوں کی نئی کمرشلائزیشن بند کی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی کمرشلائزیشن بند ہونے کیوجہ سے ایل ڈی اے کو کمرشلائزیشن فیس کی مد میں جو رقم ماہانہ کروڑوں روپے حاصل ہوتی تھی، بند ہو گئی ہے جو کہ ڈیڑھ سال کی اربوں روپے بنتی ہے؟

(ج) کمرشلائزیشن فیس بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز یہ کس کے حکم سے بند کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت کمرشلائزیشن سے پابندی ہٹانے اور اس پر پابندی لگانے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ کمرشلائزیشن پر کام پورے پنجاب میں بند ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) لاہور ہائی کورٹ نے ایل ڈی اے سے متعلقہ ایک کیس میں کمرشلائزیشن پالیسی 2001 پر سوموٹو ایکشن لیتے ہوئے گورنمنٹ کے مجاز نمائندے کو عدالت میں طلب کیا اور کمرشلائزیشن پالیسی 2001 کی وجہ سے لاہور شہر میں بڑھتے ہوئے شہری مسائل کی بابت استفسار کیا جس پر نمائندے نے کہا کہ کمرشلائزیشن پالیسی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اس کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا اور اس کی خامیوں کو دور کیا جائیگا۔ اس بنا پر گورنمنٹ کی جانب سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے 2 مئی 2007 کو اپنی سفارشات میں کمرشلائزیشن پالیسی 2001 کو معطل کرنے کی تجویز دی، لہذا مئی 2007 سے کمرشلائزیشن پر کام پورے پنجاب میں بند کر دیا گیا۔

(د) چونکہ لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر کمرشلائزیشن پالیسی 2001 کی خامیوں کو دور کرنے اور اسے نئے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لئے پالیسی کو معطل کیا گیا لہذا کسی کے خلاف ایکشن لینے کا جواز نہ ہے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب

نے نئی کمرشلائزیشن پالیسی بعنوان Lahore Development Authority Land Use (Classification, Re-Classification & Re-development), Rules 2009. کانوٹیفیکیشن 10 فروری 2009 کو جاری کر دیا ہے اب محکمہ ایل ڈی اے اس نئی پالیسی کے مطابق کام کرے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2009)

ایل ڈی اے میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2160: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے میں ڈپٹی ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں سے کتنی ڈائریکٹ کوٹہ اور کتنی پروموشن کوٹہ کی ہیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں کس کس کوٹہ کی خالی ہیں؟

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر سے ہائرپوسٹ پر پروموشن کا کیا طریق کار ہے اور اس پروموشن کے لئے کتنا تجربہ درکار ہے؟

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر سے ہائرپوسٹ پر پروموشن آخری مرتبہ کب ہوئی تھی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ محمد نواز وڑائچ ڈپٹی ڈائریکٹر ایل ڈی اے میں 23 سال سے کام کر رہا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2004-05 میں گورنمنٹ نے اس کو ریکوری کا ہدف 18 کروڑ کا دیا تھا جبکہ اس نے اس سال 54 کروڑ روپے ریکوری کی مد میں جمع کروائے؟

(ز) کیا حکومت مذکورہ ڈپٹی ڈائریکٹر کو پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے میں ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ کی کل 19 اسامیاں ہیں۔ ایل ڈی اے میں Appointment & Conditions of Service Regulations 1978 کے مطابق پروموشن کی جاتی ہے۔ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) خالی اسامیوں کی تعداد تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ سے ہائر پوسٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ کی ہے اس پوسٹ کی پروموشن کا طریقہ کار تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ سے ہائرپوسٹ پر آخری پروموشن 1992 میں ہوئی تھی۔

(ہ) درست ہے کہ محمد نواز 23 سال سے زائد عرصہ سے ایل ڈی اے میں کام کر رہا ہے لیکن بطور ڈپٹی ڈائریکٹر 13-05-1996 سے کام کر رہا ہے۔

(و) سرکاری ملازم کے فرائض کی ادائیگی میں شامل ہے کہ جو ہدف دیا جائے اس کی تکمیل کی جائے۔ لہذا ریکوری کرنے سے

پروموشن کا استحقاق نہ بنتا ہے جب کہ ریکوری کوئی اکیلا آفیسر نہ کرتا ہے اس میں پورا ٹیم ورک شامل ہوتا ہے۔

(ز) مذکورہ آفیسر اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ بی ایس 17 کا ہے اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر کام کر رہا ہے۔ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے کے لئے ترقی کا کیس ایڈمنسٹریشن میں تیار کیا جا رہا ہے۔ضوابط کی کارروائی مکمل ہونے پر ترقی کا کیس متعلقہ اتھارٹی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28مارچ 2009)

فیصل آباد کے شہریوں کو میٹھے پانی کی فراہمی کے عوض چنیوٹ کو رائلٹی دینے کا مسئلہ

***2199: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا فیصل آباد نے شہریوں کو میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 32 ٹیوب ویل چنیوٹ کی حدود میں لگائے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ٹیوب ویلز کے 24 گھنٹے چلنے کی وجہ سے اس جگہ کا واٹر لیول نیچے چلا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واسا فیصل آباد کے شہریوں سے پانی کی فراہمی کے عوض کروڑوں روپے ماہانہ وصول کرتا ہے، مگر چنیوٹ جہاں پر یہ ٹیوب ویلز نصب ہیں، اس علاقہ کے لوگوں کی فلاح کے لئے کوئی رقم بطور رائلٹی ادا نہیں کرتا؟

(د) کیا حکومت واسا فیصل آباد سے چنیوٹ کی فلاح و بہبود کے لئے رائلٹی دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 نومبر 2008 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا فیصل آباد نے تحصیل چنیوٹ میں اپنے شہریوں کو میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 29 ٹیوب ویلز لگائے ہوئے ہیں۔

(ب) واسا ٹیوب ویلز کے علاوہ چنیوٹ کے علاقہ میں سینکڑوں زرعی ٹیوب ویلز بھی لگے ہوئے ہیں اور زرعی ٹیوب ویلز کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے پورے پنجاب میں زمینی پانی نیچے جا رہا ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد اپنے شہریوں کو پانی کی فراہمی کے لئے چارجز وصول کرتا ہے جو کہ مشینری کی دیکھ بھال کے لئے بھی کافی نہ ہیں۔ لیکن ان ٹیوب ویلز پر سٹاف رکھنے کے لئے علاقہ کے رہائشیوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور اس وقت تک تقریباً 70 لوگ علاقہ سے بھرتی کئے جا چکے ہیں۔

(د) واسا فیصل آباد میں اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31جنوری 2009)

ترقیاتی کاموں کے دوران پلنتھ لیول کی اہمیت کی تفصیلات

***2211: رانا محمد افضل خاں:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد اور پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں میں سڑکوں، مکانوں اور شہر کی توسیع کے لئے لازم ہے کہ پلنتھ-لیول کے لئے بنچ مارک کنکریٹ کی پختہ برجیوں کی شکل میں لگائے جائیں تاکہ آئندہ اور موجودہ ڈویلپمنٹ ایک مقررہ لیول کے مطابق ہو؟

(ب) کیا حکومت آئندہ کے لئے یہ کام اس کی اہمیت کے مطابق فوراً کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور کس طرح، اگر نہیں تو اسکی وجہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

معزز رکن اسمبلی رانا محمد افضل خان صاحب نے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے جس کا تعلق پنجاب کی تمام بلڈنگ کنٹرول ایجنسیز اور شہروں میں سڑکیں بنانے والے اداروں سے متعلق ہے۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کی حد تک عرض ہے کہ ایف ڈی اے کے بلڈنگ بائی لاز گورننگ باڈی نے مورخہ 27-8-1980 کو منظور فرمائے جس کی شق نمبر 37 کے تحت عمارات کا پلنتھ لیول سڑک کے کراؤن سے کم از کم ایک فٹ مقرر کیا۔لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے 2008 میں بلڈنگ اینڈ زوننگ ریگولیشن بنائے ہیں اس میں رہائشی عمارات کا پلنتھ لیول مقرر نہ کیا ہے۔کمرشل بلڈنگ میں برآمدہ کا لیول سڑک کے کراؤن سے کم از کم 6 انچ اور گراؤنڈ فلور کا لیول برآمدہ سے مزید 1.5 فٹ اونچا رکھا جا سکتا ہے۔

اصل مسئلہ سڑکوں کے حتمی لیول مقرر کرنے کا ہے جو کسی بھی شہر میں مقرر نہ کیا گیا ہے ہر سڑک بنانے والے سرکاری ادارے پرائیویٹ سیکٹر میں سڑکوں کی تعمیر اور تعمیر نو کی صورت میں سڑک کا لیول اپنی مرضی سے اونچا کر دیا جاتا ہے۔نیتجتاً سڑکوں کا لیول اونچا ہو جاتا ہے اور مکانات کا پلنتھ لیول نیچے رہ جاتا ہے۔اس خدشے کے پیش نظر تعمیرات کرنے والا ہر شخص اپنا پلنتھ لیول اونچے سے اونچا رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں یہ مسئلہ سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔لہذا جیسا کہ معزز رکن صوبائی اسمبلی نے نشان دہی کی ہے حکومت کو چاہئے کہ تمام شہروں، قصبوں کی باضابطہ مطالعہ کے بعد سڑکوں کے حتمی لیول مقرر کر دیئے جائیں اور بینچ مارک کنکریٹ کی پختہ برجیوں کی شکل میں جا بجا نصب کر دیئے جائیں۔بعد ازاں کسی کو سڑک کا لیول اس سے اونچا رکھنے کی اجازت نہ ہو۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اپریل 2009)

تحصیل چنیوٹ کے شہریوں کے لئے میٹھے پانی کی فراہمی کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

***2221: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا فیصل آباد نے تحصیل چنیوٹ کے علاقہ میں اپنے شہریوں کو میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں،اس علاقہ میں سڑک بھی تعمیر کی ہوئی ہے؟

(ب) یہ سڑک کب کتنی لاگت سے بنائی تھی؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر سے اب تک اس کی سالانہ مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل سال وائز بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اگر ہاں تو اس کی تعمیر و مرمت کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) فیصل آباد شہر کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے منصوبہ کے تحت تحصیل چنیوٹ کی کچھ سڑکیں پختہ کی گئی تھیں اور اسی منصوبہ کے تحت 29 ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں اور ان ٹیوب ویلز کے سامنے سڑک (اپروچ روڈ) بنائی گئی ہے۔یہ تمام سڑکیں عوام الناس کے زیر استعمال ہیں۔

(ب) یہ سڑک واسا ایف ڈی اے نے 87-1986 کے دوران تقریباً چالیس لاکھ روپے کی لاگت سے پختہ کی تھی۔

(ج) یہ سڑک چونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول ہے اور واسا نے اسے صرف پختہ کیا تھا اس لئے واسا نے سالانہ مرمت کے سلسلہ میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(د)مذکورہ سڑک شاہراہ عام ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جھنگ کی ملکیتی ہے۔علاقہ کے لوگوں کے زیر استعمال ہے۔واسا نے 87-1986 میں واٹر سپلائی پراجیکٹ کی تعمیر کے دوران اس سڑک کا کچھ حصہ پراجیکٹ کی ضرورت کے لئے پختہ کیا تھا۔اس لئے سڑک ہذا واسا کی تحویل میں نہ ہے بلکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جھنگ کی ملکیت ہے۔لہذا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جھنگ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس سڑک کی تعمیر ومرمت کا کام جلد از جلد کروائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20مارچ 2009)

لاہور۔ٹاؤن شپ بلاک نمبر 3 بی ون میں ٹیوب ویل لگانے کا مسئلہ

***2226: محترمہ آمنہ الفت:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلاک نمبر 3 سیکٹر بی ون ٹاؤن شپ لاہور کا ٹیوب ویل عرصہ 4سال سے بند ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ایک ٹیوب ویل بلاک نمبر 3 میں لگانے کی منظوری دی مگر نائب ناظم 132 یو سی کی ملی بھگت سے یہ ٹیوب ویل بلاک نمبر 6 بی ون ٹاؤن شپ میں لگا دیا گیا؟

(ج) کیا محکمہ بلاک نمبر 3 بی ون ٹاؤن شپ لاہور میں ٹیوب ویل لگانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے،اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 21نومبر 2008 تاریخ ترسیل 30دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) مذکورہ ٹیوب ویل اپنی عمر پوری کر کے بند ہو چکا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔بلاک نمبر 3 سیکٹر بی ون ٹاؤن شپ اور دیگر قریبی آبادیوں کو پانی کی فراہمی کے لئے بلاک نمبر 16 سیکٹر بی ون میں ٹیوب ویل لگانے کی منظوری ہوئی تھی جس کی تنصیب جاری ہے۔حکومت پنجاب لاہور شہر میں صاف پانی کی فراہمی کو مسلسل اور یقینی بنانے کے لئے 69 نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر مبلغ 412.309 ملین روپے خرچ کر رہی ہے مزید برآں بلاک نمبر 3 کے اطراف میں لگے ہوئے سیکٹر بی ون کے بلاک نمبر 6 اور بلاک نمبر 13 ٹیوب ویلوں کی مدد سے بھی اس علاقے میں پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی ہدایت پر بلاک نمبر 3 سیکٹر بی ون ٹاؤن شپ میں ایم پی اے پی پی 154 کے ترجیحی کے کاموں میں ایک نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام شامل ہے جس کی تنصیب عنقریب منظوری کے بعد شروع کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 31جنوری 2009)

ٹاؤن شپ لاہور۔سکول کے لئے مختص پلاٹ پر سکول کی تعمیر کا مسئلہ

***2236: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ لاہور میں بلاک نمبر 2 سیکٹر ون ڈی میں 21 کنال کا پلاٹ سکول کے لئے مختص ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ پلاٹ پر ابھی تک سکول کی عمارت تعمیر نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ پلاٹ پر قبضہ مافیا نے قبضہ کیا ہوا ہے جو سکول کی عمارت بنانے میں رکاوٹ بنا ہوا ہے؟

(د) مذکورہ پلاٹ سکول کے لئے کس نے کب مختص کیا تھا؟

(ہ)اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ پلاٹ پر کب سکول تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں اسکی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے کہ بلاک نمبر 2 سیکٹر ڈی ون میں موجود پلاٹ سکول کے لئے مختص ہے جس کا رقبہ بمطابق قبضہ سلپ 17 کنال 18 مرلہ 110 مربع فٹ ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ موقع پر پلاٹ خالی ہے۔

(د) متذکرہ پلاٹ ایچ پی اینڈ ای پی ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ چٹھی نمبر DD/KLHP/86/9832 مورخہ 16-05-1987 کو میونسپل کارپوریشن لاہور کو الاٹ کیا تھا۔

(ہ) متعلقہ ای ڈی او ایجوکیشن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2009)

راولپنڈی - سٹی ماڈل ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

***2323: مسز ناظمہ جواد ہاشمی**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو ائیرپورٹ راولپنڈی کے نزدیک "آزاد سنڈیکٹ پرائیوٹ لمیٹڈ" کی ہاؤسنگ سوسائٹی سٹی ماڈل ٹاؤن موجود ہے؟

(ب) اس کی درست لوکیشن کیا ہے، اس میں کتنے پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں، کتنے پلاٹس فروخت نہیں ہوئے، کتنا ڈویلپمنٹ کا کام ہو چکا ہے، کیا مالکان کو ان پلاٹوں کا قبضہ دے دیا گیا ہے؟

(ج) اس میں کل کتنے مختلف کیٹیگری کے پلاٹس رکھے گئے تھے اور ان کی قیمت کیا ہے؟

(د) جن مالکان کو پیسے ادا کرنے کے باوجود نہ پلاٹس دیئے گئے اور نہ پیسے واپس کئے گئے ان کیلئے محکمہ کی کیا پالیسی ہو گی؟

(ہ) سٹی ماڈل ٹاؤن راولپنڈی کے مالکان کے نام اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) کیا محکمہ اس سوسائٹی کے بارے میں کسی قسم کی کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ آزاد سنڈیکیٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کی ہاؤسنگ سوسائٹی سٹی ماڈل ٹاؤن موضع مصریوٹ و کولیاں پڑ چکری روڈ پر واقع ہے۔ سکیم نیو اسلام آباد ایئرپورٹ سے تقریباً دس کلومیٹر فاصلہ پر واقع ہے جو کہ آر ڈی اے کے قیام سے پہلے کاغذات کی حد تک موجود تھی اور مالک سکیم نے پلاٹوں کی سیل کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔

(ب) سٹی ماڈل ٹاؤن موضع مصریوٹ و کولیاں پڑ، چکری روڈ، راولپنڈی میں واقع ہے۔ چونکہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے لہذا پلاٹس کی تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔ موقع پر روڈ لیولنگ کا کام جاری ہے۔

(ج) چونکہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے لہذا پلاٹس کی تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔

(د)چونکہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے لہذا تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔مزید برآں قانون وضابطہ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور چالان زیر دفعہ 34 سینئر سپیشل مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔لہذا عوام الناس کو بار بار مطلع کیا گیا کہ اس سکیم میں کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے ورنہ خود ذمہ دار ہوں گے۔اخباری اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ)راجہ محمد آزاد خان، راجہ محمد ثاقب ولد راجہ محمد آزاد خان، آفس نمبر 65، پونچھ ہاؤس، آدم جی روڈ صدر راولپنڈی

(و)محکمہ نے پہلے ہی پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ مجریہ 1976 زیر دفعہ 34 چالان اور زیر دفعہ (2)39،(1) 39 اور (5)12 کے قانونی نوٹسز جاری کئے تھے۔متعدد بار بذریعہ اخبارات بھی عوام الناس کو آگاہ کیا گیا ہے کہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ اس سکیم میں کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے ورنہ خود ذمہ دار ہوں گے۔اخباری اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 فروری 2009)

راولپنڈی، ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2338: مسز ناظمہ جواد ہاشمی:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)راولپنڈی میں 2000 سے آج تک کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز بنائی گئیں، نام اور تفصیلات بیان کریں؟

(ب)ان ہاؤسنگ سوسائٹیز میں کتنی اصلی تھیں اور کتنی جعلی، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی حدود میں سال 2000ء سے کل 39 ہاؤسنگ سکیمیں پرائیویٹ سیکٹر میں بنائی گئیں جن کی تفصیل "A" Annex ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مندرجہ بالا ہاؤسنگ سکیموں میں سے 19 ہاؤسنگ سکیموں کے Lay out Plan گورنمنٹ کے مقرر کردہ رولز ،ریگولیشنز کے مطابق منظور کئے گئے تھے تفصیل "B" Annex ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 16 ہاؤسنگ سکیمیں غیر منظور شدہ ہیں جن کے خلاف پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ مجریہ 1976ء کے تحت قانونی کارروائی جاری ہے جس کی تفصیل "C" Annex ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید برآں 4 سکیموں کے مالکان / سپانسرز نے منظوری کی درخواست دفتر ہذا میں داخل کروائی ہے جس پر حسب ضابطہ کارروائی جاری ہے جس کی تفصیل "D" Annex ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2009)

قصور-پی پی 176 میں واٹر سپلائی کی صورتحال

***2343: ملک اختر حسین نول:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)حلقہ پی پی 176 ضلع قصور میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں، ان سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت کی تفصیل بیان کریں؟

(ب)ان میں کتنی سکیمیں بند پڑی ہیں اور ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج)حلقہ پی پی 176 یونین کونسل نمبر 32 بھمبہ کو واٹر سپلائی کی سکیم کے سلسلہ میں کتنا فنڈ جاری کیا گیا اس سکیم پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا اور کتنا باقی ہے؟

(د)کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے گاؤں میں مزید واٹر سپلائی کی سکیمیں جاری کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) حلقہ پی پی 176 ضلع قصور میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی سکیمیں چل رہی ہیں:۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
-1	رورل واٹر سپلائی سکیم مدکے	0.727 ملین
-2	رورل واٹر سپلائی سکیم کلارک آباد	1.169 ملین
-3	رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 55	2.126 ملین
-4	رورل واٹر سپلائی سکیم بابلیانہ اوتاڑ	2.214 ملین
-5	رورل واٹر سپلائی سکیم ظفرکے	2.543 ملین
-6	رورل واٹر سپلائی سکیم ہندال	2.679 ملین
-7	رورل واٹر سپلائی سکیم بوہڑ	3.715 ملین
-8	رورل واٹر سپلائی سکیم چھیناوتاڑ	3.136 ملین
-9	رورل واٹر سپلائی سکیم بھمبہ کلاں	10.500 ملین

(ب) حلقہ پی پی 176 ضلع قصور میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی سکیمیں بند پڑی ہیں وجہ لف ہذا ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	وجہ بندش
-1	رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 55	سکیم مکمل کرنے کے بعد یوزر کمیٹی کے سپرد کر دی گئی تھی۔یوزر کمیٹی کی لاپرواہی کی وجہ سے بجلی کے واجبات ادا نہ کئے گئے اور مشینری بھی چوری ہو چکی ہے۔
-2	رورل واٹر سپلائی سکیم بابلیانہ اوتاڑ	۔ایضا۔
-3	رورل واٹر سپلائی سکیم ظفرکے	۔ایضا۔
-4	رورل واٹر سپلائی سکیم ہندال	۔ایضا۔
-5	رورل واٹر سپلائی سکیم بوہڑ	۔ایضا۔
-6	رورل واٹر سپلائی سکیم چھیناوتاڑ	۔ایضا۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم بھمبہ کلاں یونین کونسل نمبر 32، محکمہ پی سی ڈبلیو ایس ایس پی نے مبلغ 10.500 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکی ہے اس کے تمام انتظامی امور مقامی یوزر کمیٹی کے پاس ہیں وہ اس کو چلا رہی ہے۔

(د) حکومت پنجاب ایسے تمام اضلاع میں واٹر سپلائی کی سکیمیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔جہاں کا پانی مضر صحت ہے۔

جناب ملک اختر حسین نول صاحب نے اپنے ذاتی فنڈز سے واٹر سپلائی سکیم ہلڑکے پیار Indentify کی تھی اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت منظور ہو چکا ہے اور جلد ہی اس پر کام شروع ہو جائیگا اور اپنی مقررہ مدت میں مکمل کر دی جائیگی۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جون 2009)

ایف ڈی اے / واسا فیصل آباد میں تعینات ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2414:جناب جوئیل عامر سہوترا:** کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایف ڈی اے اور واسا (فیصل آباد) میں ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کی کتنی سیٹیں منظور شدہ ہیں ؟

(ب) مذکورہ اداروں میں مذکورہ اسامیوں پر تعینات افسران کے نام اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل بیان کی جائے ؟

(ج) مذکورہ اداروں میں مذکورہ افسران کی پوسٹنگ اور ٹرانسفر کا criteria کیا ہے ؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) واسا، ایف ڈی اے فیصل آباد میں ڈائریکٹرز کی 9 اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کی 17 سیٹیں منظور شدہ ہیں۔

(ب) تفصیل تتمہ "الف" و "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ٹرانسفر پوسٹنگ پبلک کے بہترین مفاد میں اور ادارہ کی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2009)

ایف ڈی اے سکیم فیصل آباد میں گھپلوں سے متعلقہ تفصیلات

***2416:جناب جوئیل عامر سہوترا:** کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد میں مبینہ طور پر گھپلے ہوئے ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مبینہ گھپلوں اور مالی بدعنوانیوں کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائری ہو رہی ہے ؟

(ج) ان گھپلوں میں ملوث افسران کے نام اور ان کی مالی بدعنوانی اور اب تک ہونے والی تحقیقات کی مکمل تفصیل بیان کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) جولائی 2008 میں انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کو مبینہ طور پر ایک شکایت بابت الزامات کرپشن / ناجائز استعمال اختیارات موصول ہوئی تھی جس پر متعلقہ ریکارڈ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کے حوالے کر دیا گیا اور افسران و اہلکاران ایف ڈی اے سے اس سلسلہ میں پوچھ گچھ بھی کی گئی ابھی تک کسی حتمی فیصلہ سے اس دفتر کو مطلع نہ کیا گیا ہے لہذا اس مرحلہ پر عدم ثبوت و عدم اطلاع ان نام نہاد الزامات کو گھپلے نہ کہا جا سکتا ہے۔

(ب) ایف ڈی اے کی اطلاع کے مطابق انکوائری ابھی تک زیر تکمیل ہے اور کوئی حتمی ثبوت سامنے نہ آ سکا ہے۔

(ج) چونکہ انکوائری تاحال زیر تکمیل ہے لہذا کسی افسر / اہلکار کے ملوث ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کوئی ثبوت / اطلاع نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

جلال پور بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں سیوریج سکیم سے متعلقہ تفصیلات

***2425:چودھری محمد اسد اللہ:** کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلال پور بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں سیوریج بچھانے کے لئے سکیم تیار کی گئی جس کے تحت سیوریج کے پائپ بچھائے گئے ہیں، اگر ہاں تو اس پر کتنی لاگت آئی ہے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کا 40 تا 50 فیصد حصہ مکمل ہوا ہے اور اسے تعمیر ہوئے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے مگر ابھی تک اسے چالو نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کی تعمیر ناقص ہوئی ہے اور مین ہول کے نیچے پیڈ نہیں بنائے گئے اور مین ہول کو اندر سے سیمنٹ وغیرہ نہیں کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے ٹھیکیدار کو سیکورٹی محکمہ نے واپس کر دی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کو کلوز کر دیا گیا ہے جبکہ سکیم ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے کیا حکومت اس سکیم کو مکمل کرنے کیلئے مزید فنڈز مہیا کر کے مکمل کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکیم کے سیوریج کی ناقص تعمیر کی انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے۔ اس سکیم پر 2.95 کروڑ روپے لاگت آئی۔

(ب) سکیم جون 2007 میں مکمل ہوئی تھی۔ ڈسپوزل چلا دیا گیا تھا اور 70 فیصد سیوریج لائن بھی چل چکی ہے۔

(ج) سکیم کی ناقص تعمیر ہونے نہ ہونے کا تعین کرنے کے لئے محکمہ انٹی کرپشن کی ٹیکنیکل ٹیم انکوائری کر رہی ہے۔

(د) اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی مقرر کردہ انکوائری کمیٹی کی سفارش پر متعلقہ افسران / اہلکاران اور ٹھیکیدار کے خلاف ایف آئی آر درج کروا کر قانونی کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

(ہ) مذکورہ سکیم گورنمنٹ کے منظور شدہ عرصہ کی limit کے اندر مکمل کی گئی ہے البتہ انکوائری کمیٹی نے Left over area کے لئے فیز II مرتب کرنے کی سفارش کی ہے اور یہ سکیم 9.094 کروڑ روپے کی مالیت سے مورخہ 16-04-2009 کو منظور ہو گئی ہے اور اس کے لئے فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے محکمہ انٹی کرپشن انکوائری کر رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)</u>

<u>موضع ہربنس پورہ لاہور میں سرکاری ہاؤسنگ کالونیز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2455: <u>محترمہ نگہت ناصر شیخ</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موضع ہربنس پورہ لاہور میں کون کونسی سرکاری ہاؤسنگ کالونیز ہیں ان کے نام و تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) موضع ہربنس پورہ میں کتنی رجسٹرڈ، غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیز ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) موضع ہربنس پورہ لاہور میں کس کس ادارے کو ہاؤسنگ کالونیز بنانے کی اجازت دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) مذکورہ موضع میں صرف ایک ہاؤسنگ سکیم ہے جس کا نام لاہور پریس کلب (جرنلسٹ کالونی) ہے۔

(ب)موضع ہر بنس پورہ ایل ڈی اے کے بلڈنگ کنٹرول ایریا میں شامل نہ ہے 2005 سے پہلے ضلع لاہور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار تمام ٹاؤنز کو حاصل تھا جو اپنے اپنے ایریا میں سکیمیں پاس کرتے تھے ان کی تفصیل متعلقہ ٹی ایم اے کو فراہم نہ کی ہے-حکومت پنجاب نے 2005 میں پہلی دفعہ پورے ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار قانونی طور پر ایل ڈی اے کو دے دیا-اس قانون کے تحت ایل ڈی اے نے موضع ہر بنس پورہ میں تاحال کوئی ہاؤسنگ سکیم پاس نہ کی ہے-

(ج)جواب جزو "الف" میں دیا جا چکا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

واسا، فیصل آباد میں بھرتی و دیگر تفصیلات

***2723: رائے اعجاز حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایم ڈی واسا نے 2003 تا 2007 کے دوران کتنے ٹیوب ویل آپریٹر بھرتی کئے ؟

(ب) تحصیل جڑانوالہ میں کتنے ٹیوب ویل آپریٹر تعینات کئے گئے ان میں کتنے وہاں پر ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو بھرتی ہو گئے ہیں لیکن اپنی تعیناتی کی جگہ کام نہیں کر رہے ؟

(ج) فیصل آباد میں واسا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں گریڈ وائز اور عہدہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جو آفیسران کے گھروں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جن کی حاضری دفتر میں لگ رہی ہے لیکن وہ ڈیوٹی سر انجام نہیں دے رہے، ایسا کیوں ہے ؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) اس عرصہ کے دوران واسا، فیصل آباد میں کوئی ٹیوب ویل آپریٹر بھرتی نہ کیا گیا-

(ب) ایضا

(ج) واسا، فیصل آباد میں اس وقت 1816 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل گریڈ وائز اور عہدہ وائز تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د) تمام ملازمین اپنی جائے تعیناتی پر باقاعدہ ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2009)

تحصیل جڑانوالہ میں واٹر و سیوریج سکیموں کی تفصیلات

***2725: رائے اعجاز حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2003 تا 2007 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنی واٹر سکیمیں بنائی گئیں اور ان میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی ابھی تک مکمل نہ ہوئی ہیں، اس کی وجوہات بیان فرمائیں ؟

(ب) مذکورہ سکیمیں کتنی لاگت میں مکمل ہوئی تھیں اور اب تک ان پر کتنی لاگت آ چکی ہے اور مزید کتنی رقم کی ضرورت ہے، آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) تحصیل جڑانوالہ میں 07-2003 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دیہی علاقہ میں ایک بھی واٹر سپلائی سکیم نہیں بنائی ہے۔البتہ پی سی ڈبلیو ایس ایس۔پی نے 15 عدد جب کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن جڑانوالہ نے ایک سکیم مکمل کی ہے اس طرح اب تک تحصیل جڑانوالہ میں کل 16 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں تمام سکیمیں فنکشنل ہیں۔تحصیل جڑانوالہ میں ایک اربن سکیم پر اس وقت کام ہو رہا ہے جس کی تکمیل 30 جون 2009 تک ہو گی بشرطیکہ منصوبہ کی تکمیل کے لئے درکار فنڈز فراہم کر دیئے جائیں۔

(ب) تحصیل جڑانوالہ میں 07-2003 دیہی علاقہ کے لئے 16 عدد سکیمیں 153.543 ملین روپے لاگت سے مکمل ہوئیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

ایکسٹینشن اربن واٹر سپلائی سکیم جڑانوالہ پر کام ہو رہا ہے۔منصوبہ ہذا پر اب تک 79.727 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جب کہ اس کی تکمیل کے لئے مزید 15.850 ملین روپے درکار ہوں گے۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2009)

واسا فیصل آباد کا آڈٹ و دیگر تفصیلات

*2884: **محترمہ رفعت سلطانہ ڈار**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) واسا (فیصل آباد) کا آڈٹ کتنے عرصہ بعد کروایا جاتا ہے، آخری آڈٹ کب کروایا گیا، کتنی مالی بے ضابطگی سامنے آئی اور ملوث عناصر کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واسا کے شعبہ ریونیو میں مالی بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی بے ضابطگیوں میں ملوث اہلکاران / افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2009 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا فیصل آباد کا آڈٹ ہر سال کروایا جاتا ہے آخری آڈٹ گزشتہ سال مئی 2008 میں کروایا گیا جس میں کوئی مالی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے۔

(ب) شعبہ ریونیو واسا میں کسی قسم کی مالی بے ضابطگی نہ ہو رہی ہے بلکہ منظور شدہ ٹیرف کے مطابق صارفین کے یوٹیلٹی بلز باقاعدگی سے جاری ہو رہے ہیں اور صارفین مجاز بنک برانچوں میں از خود بلوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔واسا انتظامیہ کے نوٹس میں جیسے ہی مالی بے ضابطگیوں کی کوئی اطلاع ملتی ہے تو متعلقہ اہلکاران کے خلاف فوراً قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔گزشتہ سال کے دوران عوامی شکایات پر چار ریونیو ملازمین مسمیان رائے محمد امتیاز خان، انچارج ریکوری ٹیم، محمد امین سٹینو گرافر، رانا نصیر احمد پمپ اپریٹر، محمد ریاض چوکیدار کو چراغ ٹاؤن کے سلسلے میں ملازمت سے معطل کر کے انکوائری کروائی گئی۔انکوائری رپورٹ موصول ہو چکی ہے اور اس پر قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی زیر عمل ہے۔مزید براں شکایت پر مسمیان شبیر مسیح ولد نند مسیح کے خلاف انکوائری مکمل ہو چکی ہے اور مجاز اتھارٹی ذاتی شنوائی کے بعد کارروائی عمل میں لائے گی۔علاوہ ازیں مسمی ندیم گل مسیح کو پیڈا ایکٹ کے تحت دو سالانہ ترقیاں برائے سال 2010-2009 بند کئے جانے کی سزا سنائی جا چکی ہے۔

(ج) ایضاً

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2009)

ایف ڈی اے سٹی سکیم کی تفصیلات

***2885: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد کے فارم کی کتنی قیمت تھی، کتنے فارم فروخت ہوئے، اس مد میں کتنی رقم حاصل ہوئی اور کس بینک میں کون سے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی؟

(ب) مذکورہ سکیم کے تحت جمع ہونے والی رقم کہاں کہاں خرچ ہوئی نیز کریڈٹ amount پر کس شرح سے مارک اپ حاصل کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2009 تاریخ ترسیل 12 مارچ 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایف ڈی اے نے سٹی ہاؤسنگ سکیم فیصل آباد کے فارم کی قیمت مبلغ -/500 روپے تھی- کل 47053 عدد فارم فروخت ہوئے- اس مد میں کل رقم -/23526750 روپے حاصل ہوئی اور یہ رقم بنک الفلاح لمٹیڈ لیاقت روڈ مین برانچ فیصل آباد میں اکاؤنٹ نمبر 0036-01029343 میں جمع ہوئی-

(ب) سکیم ہذا کے تحت جمع ہونے والی رقم ترقیاتی مصارف اور خریداری زمین پر خرچ ہو رہی ہے- جمع شدہ رقم مختلف بنکوں / خزانہ میں حسب ضابطہ جمع کروائی گئی ہے اور اس پر 5 فیصد سے لیکر 18.55 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ وصول کیا جا رہا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 12 مئی 2009)

لاہور | مقصود احمد ملک
10 اکتوبر 2009 | سیکرٹری